روزنامہ الفضل

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L.29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 29 اپریل 2003ء، 26 صفر 1424 ہجری - 29 شہادت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 94

انصار دین عطا کئے جانے کی دعا

حضرت مسیح موعود کی ایک دعا:

رَبِّ اَعْطِنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ اَنْصَارًا فِیْ دِیْنِیْ وَ اَذْھِبْ عَنِّیْ حُزْنِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر 2 صفحہ 34)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اپنے حضور سے اپنے دین کے لئے معاون عطا کر اور میرے غم کو دور کر دے اور میرے سارے کام درست فرما دے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا پہلا خطبہ جمعہ۔ دعاؤں کی تحریک اور خلافت کی اہمیت کا بیان

ایک بار پھر جماعت بنیان مرصوص کی طرح استحکام خلافت کیلئے کھڑی ہوگئی

غلبہ دین کے دن دیکھنے کیلئے احباب جماعت دعاؤں سے میری مدد کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25۔ اپریل 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25 اپریل 2003ء کو بیت الفضل لندن میں اپنے دور خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں آیات قرآنی، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود اور تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی روشنی میں دعاؤں کے مضمون اور خلافت کی نعمت اور اہمیت کا تذکرہ فرمایا اور احباب جماعت سے دعاؤں کی تحریک بھی فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 187 کی تلاوت اور ترجمہ بیان فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب کا تذکرہ ہے۔ فرمایا کہ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ پر بے شمار احسان اور فضل ہوئے ہیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا بڑا کریم اور سخی ہے جب بندہ دعا کیلئے ہاتھ بلند کرتا ہے تو خدا اسے خالی ہاتھ واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے اللہ اپنے بندے سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اگر بندہ ایک بالشت میری طرف آئے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف آتا ہوں۔ اگر بندہ ایک ہاتھ آئے تو میں دو ہاتھ آتا ہوں اگر وہ چل کر آئے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود دعا کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو لوگ دعا سے کام لیتے ہیں اللہ ان کیلئے راہ کھول دیتا ہے وہ دعا رد نہیں کرتا۔ دعا کے دو پہلو ہیں۔ ایک پہلو میں وہ بات منواتا ہے اور دوسرے پہلو میں اللہ بندے کی مان لیتا ہے۔ مجھے دعاؤں میں سمندر جیسا جوش دیا گیا ہے۔ اپنے گھروں کو دعاؤں سے پر کر دیں جس گھر میں دعا ہو وہ برباد نہیں ہوتا۔ میں اپنے دوستوں کیلئے دعاؤں میں لگا رہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس جماعت کو محفوظ رکھے۔ دعا خشک لکڑی کو سرسبز اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔

حضور انور نے خلافت کا مضمون بیان کرتے ہوئے آیت استخلاف کی تلاوت و ترجمہ بیان فرمایا اور پھر وہ حدیث بیان کی جس میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا تذکرہ ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ دو قدرتیں ظاہر کرتا ہے۔ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور وہ دائمی ہے۔ میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کی تکمیل دوسری قدرت کے ظہور کے ساتھ کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا تھا کہ خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے۔ خلافت کے ذریعہ توحید کامل قائم ہوتی ہے۔ خلافت کا یہ شجرہ طیبہ ہمیشہ قائم رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو اکھاڑ نہیں سکتی۔ اس نعمت کو یاد رکھیں۔ اس کے ذریعہ خدا نے جماعت کو بھائی بھائی بنا دیا۔ اگر شکر کے ساتھ زندگی بسر کریں تو خدا تا قیامت اس نعمت کو جاری رکھے گا۔ اب انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں یہ خدا کی نظر میں بلوغت کو پہنچ چکی ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اے جانے والے تو نے جو یہ خوشخبری جماعت کو دی تھی وہ حرف بہ حرف پوری ہوئی اور جماعت بنیان مرصوص کی طرح استحکام خلافت کیلئے کھڑی ہوگئی اور اخلاص کے بے نظیر نمونے دکھائے۔

آخر پر حضور نے دعا کی تحریک کی میرے لئے بہت دعا کریں کہ وہ مجھ میں وہ استعداد یں پیدا کرے جس کے ذریعہ میں حضرت مسیح موعود کی پیاری جماعت کی خدمت کر سکوں دعاؤں سے میری مدد کریں اور خلافت کے تقدس کا خیال رکھیں۔

میں اس کرتے کو نہیں اتار سکتا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں۔ جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا اور ادھر چودہ اشخاص کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔ تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرادی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔ اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے (-)

میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے۔ واقعی چودہ آدمیوں کو خلیفۃ المسیح قرار دیا ہے اور ان کی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا۔ اب دیکھو کہ ان ہی متقیوں نے (جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا) اپنی تقویٰ کی رائے سے اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ اور امیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزار ہا ہزار لوگوں کو اس کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دے گا۔ ہرگز نہیں۔ پس تم کان کھول کر سنو۔ اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کرو گے تو اعقبھم نفاقا فی قلوبھم کے مصداق بنو گے۔ میں نے تمہیں یہ کیوں سنایا اس لئے کہ تم میں بعض نافہم ہیں جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے۔ میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے۔ کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اس کے عجائبات قدرت بہت عجیب ہیں اور اس کی نظر بہت وسیع ہے۔ تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو"۔ (خطبات نور ص 419)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دور خلافت سے قبل آپ کے حالات اور خدمات

3

مرتبہ ابن رشید

6 مارچ **1962ء** ربوہ کی پہاڑیوں پر درخت اگانے کے منصوبہ کا افتتاح آپ نے فرمایا۔ آپ نے پرانے لنگر خانہ کے نزدیک پہاڑی پر پودا لگایا

یکم جولائی **1962ء** آپ بطور نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ تشریف لے گئے اور جماعت کے تربیتی اجلاس سے ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔

27 جولائی **1962ء** حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے حج بدل کرنے والے حکیم عبداللطیف صاحب شاہد اور بعض دیگر مربیان کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔ اس تقریب کی صدارت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمائی۔

دسمبر **1962ء** آپ کی کتاب ''مذہب کے نام پر خون'' کی اشاعت۔ جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان ''ارتقائے انسانیت اور ہستی باری تعالیٰ''۔

17 اپریل **1963ء** آپ چک 6/11-L ضلع ساہیوال تشریف گئے۔ آپ نے ہڑپہ کے کھنڈرات دیکھے اور شام کو تربیتی جلسہ سے خطاب فرمایا۔

نومبر **63**ء تا اکتوبر **66**ء آپ نائب صدر خدام الاحمدیہ ہونے کے ساتھ ساتھ مہتمم صحت جسمانی بھی رہے۔

دسمبر **1963ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان کیا نجات کفارہ پر موقوف ہے۔

27 دسمبر **1964ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی

1964ء آپ نے ربا سے متعلق ایک مقالہ تحریر فرمایا جو 2 دوسرے علماء کے مقالوں کے ساتھ کتابی شکل میں شائع ہوا۔

12 جون **1965ء** بیت ناصر رحمت غربی ربوہ میں جلسہ یوم والدین سے آپ کا خطاب

اکتوبر **1965ء** بطور مہتمم صحت جسمانی آپ کی مرتب کردہ کتاب ''ورزش کے زینے'' شائع ہوئی۔

7 تا 25 فروری **1966ء** ایک وفد کے ہمراہ دورہ مشرقی پاکستان

11 فروری **1966ء** آپ نے ڈھاکہ میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس اینٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دعا کی تھی۔

11 تا 13 فروری **1966ء** جلسہ سالانہ مشرقی پاکستان۔ 13 فروری کو آپ نے جلسہ پر تقریر فرمائی اور آخری اجلاس سے صدارتی خطاب فرمایا۔

16 مارچ **1966ء** جامعہ احمدیہ ہال میں آپ کا خطاب بعنوان مسلمانوں کے زوال کے اسباب۔

نومبر **66**ء تا نومبر **69**ء آپ نے صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے طور پر خدمات سرانجام دیں

جنوری **1967ء** 66ء کے موخر جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان حضرت نبی کریمؐ کی قوت قدسیہ۔

جنوری **1968ء** موخر جلسہ سالانہ 67ء پر تقریر۔ بعنوان ''احمدیت نے دنیا کو کیا دیا''

1968ء آپ نے دفتر وقف جدید میں باقاعدہ ہومیوپیتھی فری ڈسپنسری قائم فرمائی صوفی عبدالغفور صاحب آپ کی معاونت کرتے تھے۔

دسمبر **1968ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان ''فلسفہ دعا''۔

دسمبر **1969ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان ''اسلام اور سوشلزم''۔

یکم جنوری **1970ء** بطور ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن تقرری۔

دسمبر **1970ء** پاکستان کے عام انتخابات میں زبردست خدمات سرانجام دیں۔

دسمبر **1970ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان حضرت مصلح موعود کی خدمت قرآن۔

دسمبر **1972ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان ''حقیقت نماز''

اگست **1973ء** ربوہ اور اس کے ماحول میں سیلاب زدگان کے لئے امدادی سرگرمیوں کی خاطر حضور نے ایک کمیٹی بنائی جس کے آپ بطور ناظر امور عامہ ممبر تھے۔

دسمبر **1973ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان (دین) کی نشاۃ ثانیہ خلیفۃ الرسول سے وابستہ ہے۔

دسمبر **1973ء** حضور نے صد سالہ جوبلی منصوبہ کا اعلان کیا۔ اس کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی اس کے ایک ممبر آپ بھی تھے۔

1974ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قیادت میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں شریک ہونے والے وفد کے ممبر تھے۔

دسمبر **1974ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان (دین) کا بطل جلیل

دسمبر **1975ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان دین کی اشاعت کے لئے جماعت احمدیہ کی جانفشانی۔

دسمبر **1975ء** آپ کی کتاب سوانح فضل عمر جلد اول کی اشاعت۔

1975ء حضور نے خیل للرحمان مرکزیہ کے نام سے گھوڑوں کی پرورش وغیرہ میں رہنمائی کے سلسلہ میں ایک کمیٹی بنائی جس کا صدر آپ کو مقرر فرمایا۔

26 مئی **1976** ہال جامعہ احمدیہ میں مجلس طلبائے سابق کے دوسرے اجلاس کی صدارت فرمائی

جون **1976ء** الفرقان میں آپ کے مطبوعہ مضامین کتابی شکل میں شائع ہوئے بعنوان ربوہ سے تل ابیب تک پر تبصرہ۔

24 ستمبر **1976ء** آپ نے جمعۃ الوداع کے موقع پر دارالذکر لاہور میں درس قرآن دیا

28 اکتوبر **1976ء** بیت مبارک ربوہ میں نعتیہ مشاعرہ کی صدارت فرمائی۔

دسمبر **1976ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان 'قیام نماز'۔

9 ستمبر **1977ء** آپ نے رمضان میں دارالذکر لاہور میں بعد نماز جمعہ تا نماز عصر سورۃ جمعہ کا درس دیا۔

دسمبر **1977ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان 'فلسفہ حج'۔

الفرقان 1976ء، 1977ء میں آپ کے مضامین ''حوادث طبعی یا عذاب الٰہی'' کی اشاعت جو منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد کتابی شکل میں شائع ہوئے۔

جولائی **1978ء** آپ کا دورہ امریکہ و کینیڈا۔ یکم، 2 جولائی کو کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور تقریر فرمائی، اسی کے ساتھ آپ نے جرمنی کا دورہ بھی فرمایا۔

دسمبر **1978ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان ''فضائل قرآن کریم''۔

یکم جنوری **1979ء** بطور صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ تقرری۔ آپ منصب خلافت پر فائز ہونے تک اس منصب پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

20 فروری **1979ء** ربوہ میں جلسہ یوم مصلح موعود کی صدارت اور خطاب۔

10 مارچ **1979ء** جامعہ احمدیہ میں سیمینار بعنوان امریکہ کے تیسرے اجلاس کی صدارت اور خطاب۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خطبہ جمعہ

نعمائے الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے۔ والدین کا شکر بھی واجب ہے بالخصوص ماں کا جس نے اس کی پرورش کی۔ والدہ مرحومہ کی یاد میں اور ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر حضور ایدہ اللہ کی طرف سے

غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے مناسب امداد کا انتظام کرنے کا اعلان

قرآن مجید، احادیث نبویہ، لغت، اقوال بزرگان اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت شکور اور شاکر کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع۔ فرمودہ 21 فروری 2003ء 21 تبلیغ 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے فرمایا کہ:۔

آج کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات شکور اور شاکر کا مضمون بیان ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اس ضمن میں سب سے پہلے میں شکور اور شاکر کے لغوی معانی پیش کرتا ہوں:۔

حضرت امام راغب فرماتے ہیں:

شکر، نعمت کو مدنظر رکھنے اور اس کا اظہار کرنے کو کہتے ہیں۔ اس کی ضد کفر ہے جس کا مطلب ہے: نعمت کو بھول جانا اور اس کو چھپانا۔

دابۃ شکور ایسے جانور کو کہتے ہیں جس کا صحت مند ہونا اس کے مالک کی توجہ سے پالنے کی طرف اشارہ کرتا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ یہ "عین شکری" سے ماخوذ ہے۔ یعنی ایسی آنکھ جو بھری ہوئی ہو اور انعام کرنے والے کے ذکر سے ڈبڈبا آئے۔

ناقۃ شکرۃ ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں۔

شکر تین طرح سے ممکن ہے:

دل کا شکر۔ نعمتوں کا تصور کر کے انہیں مدنظر رکھنا۔

زبان کا شکر۔ یعنی انعام کرنے والے کی تعریف کرنا۔

تمام اعضاء کا شکر ادا کرنا۔ یعنی نعمت کا بدلہ اس طرح چکانا جس طرح کہ اس کو بدلہ دینے کا حق ہے۔ جیسے فرمایا: اعملوا ال داؤد شکرًا۔

جب اللہ تعالیٰ کو شکر سے متصف کیا جائے تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر انعام فرمانا۔ (مفردات) اب اللہ تعالیٰ بھی شکور ہے مگر اللہ تعالیٰ کا تو کوئی بندہ بھی احسان مند نہیں ہے اس لئے شکور ان معنوں میں ہے کہ وہ غیر معمولی طور پر اس کی معمولی قربانیوں کو بھی قبول فرماتا ہے اور پہلے سے بہت زیادہ بڑھ کر ان کو دیتا ہے۔

امام ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں کہ

الشکور، خدا تعالیٰ کی صفت ہے جس کا مطلب ہے کہ بندوں کے تھوڑے عمل بھی اس کے ہاں بڑھتے رہتے ہیں اور وہ انہیں بڑھا چڑھا کر بدلہ دیتا ہے اور اس کا اپنے بندوں سے شکر یہ ہے کہ وہ انہیں بخش دیتا ہے۔ (لسان العرب)

شکر سے متعلق بعض احادیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا **جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ بڑی (نعمت) پر بھی شکر نہیں کرتا۔ اور جو بندوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ نعمائے الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے اور اس کا عدم ذکر کفر یعنی ناشکری ہے۔ جماعت ایک رحمت ہے اور تفرقہ بازی (پراگندگی) عذاب ہے۔** (مسند احمد بن حنبلؒ جلد 4 صفحہ 278)

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ ہے جو ان میں سے لوگوں کا سب سے زیادہ شکر گزار ہو۔ (المعجم الکبیر للطبرانی - رقم 648)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر لمبا قیام فرماتے تھے کہ اس کی وجہ سے آپ کے پاؤں سوج جایا کرتے تھے۔ اس پر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ آپ کے سارے گناہ بخشے گئے ہیں، پہلے بھی اور بعد کے بھی تو آپ کیوں اتنا لمبا قیام فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا **کیا میں خدا کا عبد شکور نہ بنوں۔ جس نے مجھ پر اتنا احسان کیا ہے کیا میں اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے نہ کھڑا ہوا کروں۔**

(بخاری کتاب التفسیر، سورۃ الفتح، باب قولہ لیغفرلک اللّٰہ ماتقدم من ذنبك و ماتأخر)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو خیر و برکت عطا کرنا چاہتا ہے تو اس کی عمریں بڑھا دیتا ہے اور انہیں شکر بجالانا سکھلا دیتا ہے۔ (کنز العمال جلد 2 صفحہ 53) تو شکر بجا لانے کا فن بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ وہ سکھائے تو انسان سیکھتا ہے ورنہ کچھ نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے۔ آپ نے دیکھا کہ یہود نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔ اس پر آپ نے پوچھا کہ تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو۔ بہت عظیم الشان دن ہے انہوں نے جواب دیا۔ کیونکہ اس دن موسیٰ اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نجات بخشی تھی۔ چنانچہ موسیٰ نے شکرانے کے طور پر اس دن کا روزہ رکھا تھا اس لئے ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ موسیٰ سے ہم لوگ تمہاری نسبت زیادہ قریب ہیں۔ اس لئے ہم بھی اس دن روزہ رکھا کریں گے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد عاشورہ کا روزہ رکھا۔ (مسلم کتاب الصیام)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ حمادون کھڑے ہو جائیں۔ لوگ پوچھیں گے کہ حمادون کون ہیں۔ ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور حمادون کو

جنت میں داخل کیا جائے گا۔لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ! یہ حمادون کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: **اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے فضل اور اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔**

(ترمذی کتاب الادب ۔ باب ان اللّٰہ یحب ان یری اثر نعمته علی عبدہ)

اب دیکھئے آج کل ایک ملامتی فرقہ ہے جو جان بوجھ کر گندے اور برے کپڑے پہنتے ہیں تا کہ کسی کو پتہ نہ لگے کہ وہ کیا ہیں؟ یہ نہایت نامعقول حرکت ہے۔اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس نے جو نعمت عطا کی ہو اس کو وہ ظاہر کرے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی طریق تھا، آپ کو بعض دفعہ خوبصورت لباس دیا گیا آپ نے وہ لباس اوڑھا یہ الگ بات ہے کہ صحابہ میں سے بعض نے مانگ لیا تا کہ ان کے ساتھ کفن بن جائے۔مگر بہرحال رسول اکرم ﷺ نے اس سے گریز نہیں فرمایا۔

سب سے اچھی جو جزا ہے وہ یہ دعا ہے **جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء یا جزاکم اللّٰہ خیرا**۔جو ایسی بات کہے اس نے شکر کی انتہا کردی۔(ترمذی ۔ کتاب البر و الصلة) اب میرے پاس بھی بہت سے تحفے لوگ لے کے آتے ہیں خواتین کھانا وانا پکا کے بھیجتی ہیں۔میری کوشش تو ہوتی ہے کہ ان کی کچھ بہتر جزا دوں مگر میرے لئے یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ تعداد ان کی بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔تو میں بھی اسی حدیث کے مطابق **احسن الجزاء** کی دعا دیتا ہوں۔

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے کوئی معروف سلوک کرے تو اس کے بدلہ میں اس سے ویسا ہی سلوک کرے۔جو ایسا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا ذکر خیر کرے۔پس جس نے اس کا ذکر خیر کیا اس نے گویا اس کا شکر ادا کیا۔اور جو اس نعمت سے پیٹ بھرنا چاہتا ہے جس کو وہ حاصل نہیں کرسکتا تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو جھوٹ سے تیار شدہ کپڑے پہنے ہوئے ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6مطبوعہ بیروت)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

”کسی شخص کے انعامات کو یاد کرتے رہیں تو اس کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔حضرت مسیح موعود نے ایک مرتبہ بڑی گھبراہٹ کے موقعہ پر ایک دعا اس طرح سے پڑھی ہے۔

”اے میرے محسن اور میرے خدا میں تیرا ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں۔تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے کوئی چارہ نہیں۔آمین ثم آمین۔“

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 277)

کنز العمال سے اللہ تعالیٰ کی صفت **شکور شاکر** کے بارے میں بعض بزرگوں کے اقوال پیش ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نعمت شکر کے ساتھ وابستہ ہے اور شکر کے نتیجہ میں مزید عطا ہوتا ہے۔یہ دونوں ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مزید عطا کرنے کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ بندہ شکر کرنا نہ چھوڑ دے۔(کنز العمال جلد2صفحہ 151)

قتادہ کہتے ہیں کہ شکور ایسا بندہ ہے کہ جب کچھ دیا جاتا ہے تو شکر ادا کرتا ہے اور جب آزمایا جاتا ہے تو صبر کرتا ہے۔اور بیان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **ایمان کے دو حصے ہیں ایک حصہ صبر ہے اور دوسرا شکر۔**(۔)(تفسیر القرطبی ۔ زیر آیت ھذا)

”حلیۃ الاولیاء“ میں لکھا ہے کہ امام سفیان بن عینیہ نے فرمایا کہ شاکر وہ شخص ہے جو جانتا ہے کہ یہ آسائش اور نعمت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس نے اسے اس لئے عطا کی ہے تا کہ دیکھے کہ وہ کیا کرتا ہے اور کس طرح اس کا شکر ادا کرتا ہے۔(حلیة الاولیاء جلد 7صفحہ 287)

شاکر وہ ہے جو عیش اور آرام پر شکر ادا کرتا ہے اور **شکور** ایسا شخص ہے جو مصیبت پر بھی شکر ادا کرتا ہے۔اسی طرح **شاکر** وہ شخص ہے جو عطا پر شکر ادا کرتا ہے جبکہ **شکور** محرومی پر بھی شکر ادا کرتا ہے۔ (التعریف جلد اول صفحہ 437)

علامہ آلوسی ”روح المعانی“ میں بیان فرماتے ہیں کہ شکر یہ ہے کہ انعام کرنے والے کا ذکر اس کثرت سے کیا جائے کہ وہ ذکر سے پر ہو جائے اور اس کی تین قسمیں ہیں: دل سے شکر ادا کرنا، زبان سے شکر ادا کرنا اور اعضاء جسمانی سے شکر ادا کرنا۔(روح المعانی جلد 13صفحہ 189)

حمد بجالانا بھی شکر کے اظہار کا ایک طریق ہے اس لئے ہمیں ہر کام اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔سب حقیقی تعریفوں کی مستحق صرف اللہ کی ہستی ہے۔اس لئے حمد اگر کسی کی کی جانی چاہئے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی کی جانی چاہئے۔غیر اللہ کے لئے حمد ہو ہی نہیں سکتی۔اس کا شکر ہوسکتا ہے لیکن حمد صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ہونی چاہئے کہ اس کی ذات تمام صفات حسنہ کی جامع ہے۔

امام ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں کہ حمد اور شکر دونوں ملتا جلتا مفہوم رکھتے ہیں لیکن حمد کا لفظ زیادہ وسعت رکھتا ہے جیسا کہ حمد میں انسان کسی کی ذاتی صفات اور احسان کی تعریف کرتا ہے۔جبکہ شکر کسی کی صفات پر نہیں کرتا بلکہ صرف اس کے احسان پر کرتا ہے اور انہی معنوں میں حدیث ہے **الحمد راس الشکر** کہ حمد شکر کی انتہا ہے۔حمد تو خدا کے سوا کسی کی ہو نہیں سکتی۔شکر دنیا میں سب کا ہوسکتا ہے لیکن حمد صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔

ثعلب نے کہا ہے کہ شکر صرف احسان پر ہوتا ہے جبکہ حمد احسان پر بھی ہوسکتی ہے اور بغیر احسان کے بھی اور یہی ان دونوں (معنوں) میں فرق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے محامد اور بہترین ثناء (کے معارف) اس طور پر کھولے ہیں کہ مجھ سے قبل کسی اور شخص پر اس طرح نہیں کھولے گئے۔(بخاری کتاب التفسیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دوسری روایت ہے ہر کام جو اللہ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت اور بے اثر ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجه ، ابواب النکاح۔ سنن ابو داؤد، کتاب الادب)

حضرت ابی بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو جب کوئی خوشی پہنچتی تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے۔

ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جب آپ کو کوئی خوشی کی خبر پہنچتی یا آپ کو کوئی بشارت ملتی تو آپ اللہ تعالیٰ کے شکرانہ کے طور پر سجدہ میں گر جاتے۔

(سنن ابن ماجه۔ کتاب اقامة الصلوٰۃ ۔ باب ماجاء فی الصلوٰۃ و السجدۃ)

ایک دفعہ انگلستان میں مجھے تجربہ ہوا کہ کھانا کھانے کے لئے جب ہم بیٹھے تو ہماری جو مہمان نواز عورت تھی وہ کچھ دیر کے لئے خاموش رہی اور مجھے کہا کہ آپ کھائیں آپ کیوں خاموش ہو گئے ہیں۔ہمیں تو حکم ہے کہ کھانے سے پہلے ہمیشہ Grace پڑھا کریں، میں نے اس کو کہا آپ کو صرف کھانے سے پہلے Grace کا حکم ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو ہمیں ہر چیز سے پہلے خدا کی Grace کرنے کا حکم دیا ہے۔ہر وہ امر جو خدا کے حکم کے بغیر خدا کے ذکر کے بغیر ہو وہ بے برکت ہوتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی خوشی کی خبر ملتی تو فرماتے (۔) کہ سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس کی نعمت سے نیکیاں کمال کو پہنچتی ہیں۔اور جب کوئی ایسا

معاملہ پیش آتا جسے آپ ناپسند فرماتے تو یہ دعا کرتے۔ الحمدللّٰہ علی کل حال ۔یعنی میں ہر حال میں اللہ کی حمد کرتا ہوں۔ (کنزالعمال جلد 4صفحہ 27)

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم رابعہ بصری کی خدمت میں گئے۔ آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہوئیں اور صبح تک نماز میں مصروف رہیں اور صبح یہ فرمایا کہ اب میں شکر کا روزہ رکھوں گی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ساری رات نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

(تذکرۃ الاولیاء صفحہ 63۔ ذکر حضرت رابعہ بصریؒ)

ایک حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ دلی کی بہت دلچسپ روایت ہے۔ بہت بزرگ انسان تھے انہیں لڈو بہت پسند تھے اور وہ بھی دلی کے بالائی کے لڈو جو بنتے تھے بہت لذیذ ہوتے تھے۔ ایک دفعہ اپنی مجلس میں آپ نے وہ لڈو لئے اور اپنے ایک شاگرد غلام علی کو دے دیئے۔ وہ چھوٹے چھوٹے لڈو ہوتے ہیں ایک دم چٹ کر گیا۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے فرمایا کہ بھئی دیکھو! یہ لڈو کھانے کا طریقہ نہیں ہے۔ تو اس نے کہا پھر مجھے بھی سکھا دیں۔ آپ نے کہا میں تمہیں سکھا دیتا ہوں۔ اگر ٹھہر جاؤ۔ جب کہیں سے تحفہ آئے گا تو پھر تمہیں سکھاؤں گا۔ لڈو آئے، حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمہیں لڈو کھانے نہیں آتے اب میں تمہیں سکھاتا ہوں۔ **سبحان اللّٰہ، سبحان اللّٰہ** میں نے یہ لڈو جو کھانا شروع کیا ہے تمہیں پتہ ہے کہ کن کن چیزوں سے بنتا ہے۔ انہوں نے چیزوں کے نام گنائے بالائی ہے اس میں، میٹھا ہے، میدہ ہے، یہ سن کر انہوں نے فرمایا۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ میاں غلام علی تمہیں پتہ ہے یہ میٹھا جو اس لڈو میں پڑا ہے کس طرح بنا؟ انہوں نے بتایا کہ زمیندار نے پہلے گنا بویا پھر بیلنے میں اس کو بیلا پھر رس تیار ہوئی اس سے شکر بنائی گئی۔ حضرت مظہر جان جاناں فرمانے لگے دیکھو وہ زمیندار جس نے نیشکر کو بویا تھا وہ کس طرح اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر راتوں کو اٹھ کر اپنے کھیتوں میں گیا، اس نے ہل چلایا، کھیتوں کو پانی دیا اور لمبے عرصہ تک محنت و مشقت برداشت کرتا رہا۔ صرف اس لئے کہ مظہر جان جاناں ایک لڈو کھالے۔ یہ کہہ کر وہ پھر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد فرمانے لگے۔ چھ ماہ زمیندار اپنے کھیت کو پانی دیتا رہا۔ پھر کس محنت سے اس نے نیشکر (یعنی گنے) کو بیلا اس سے رس نکالی اور پھر آگ جلا کر کتنی دفعہ وہ اس دنیا کے دوزخ میں گیا۔ محض اس لئے کہ مظہر جان جاناں ایک لڈو کھالے۔ اس کے بعد انہوں نے اسی طرح میدہ اور بالائی کے متعلق تفاصیل بیان کرنی شروع کر دیں اور اس کے متعلق بڑی تفصیل سے بیان فرمایا کہ ہر چیز جو اس میں پڑتی ہے اس پہ لوگوں نے بڑی محنت کی ہوئی ہے اور گویا اللہ تعالیٰ کا یہ حکم تھا کہ یہ چیزیں تیار کرو اس لئے کہ میرا ایک غلام بندہ مظہر جان جاناں لڈو کھا کے اس سے لطف اندوز ہو۔ (تفسیر کبیر جلد7صفحہ 18تا 19)

انسان پر اپنے والدین کا شکر بھی واجب ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ وہ اپنے والدین کے شکر کا حق ادا کر چکا ہے۔ حالانکہ اس کے والدین بالخصوص ماں نے بچپن میں جس طرح اس کی پرورش کی، اس کو پالا پوسا، اسے علم سکھایا اور آداب سکھائے، اس کی خاطر تکلیفیں برداشت کیں تو اسے بڑے ہو کر یاد بھی نہیں رہتیں۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو (وہاں) ایک شخص اپنی ماں کو اٹھائے ہوئے یہ کہتا جا رہا تھا کہ میں اپنی ماں کو اٹھائے ہوئے ہوں۔ پس کیا ایسا کرنے سے بیٹا اپنی اس ماں کا جس نے اسے (نو مہینے اپنے پیٹ میں) پالا اور اپنا دودھ پلایا، بدلہ چکا سکتا ہے؟ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ ایک گھونٹ دودھ کا قرض بھی ادا نہیں کر سکتا۔

(مکارم الاخلاق لعبداللّٰہ بن ابو بکر القرشی المتوفی 281ھجری صفحہ 17)

ہمارے عبدالعزیز صاحب ڈوگر کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ پارٹیشن کے بعد اپنی بوڑھی والدہ کو اپنی پیٹھ پر چڑھا کر ساری سرحد پار کرائی، اللہ ان کو بہترین جزا دے۔ یہ بھی ایک بڑی خدمت تھی مگر بہرحال اس خدمت کے مقابل پر کچھ بھی نہیں جو ماں بچے کی کرتی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! میرے والد نے میرا مال لے لیا ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جاؤ اپنے والد کو میرے پاس لے آؤ۔ اس دوران نبی اکرم ﷺ پر جبریلؑ نازل ہوئے اور کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو السلام علیکم کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ جب تمہارے پاس بوڑھا شخص آئے تو اس سے اس چیز کے بارہ میں دریافت کرو جو اس نے اپنے دل میں کہی ہے اور اس کے کانوں نے بھی اس کی وہ صدا نہیں سنی۔

پھر جب وہ بوڑھا آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کہا تمہارے بیٹے کا کیا معاملہ ہے وہ تمہاری شکایت کرتا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تم اس کا مال لے لو۔ اس پر اس بوڑھے نے کہا یارسول اللہ! اس سے دریافت تو کیجئے۔ کیا میں نے اس کے مال کو اس کی کسی پھوپھی یا خالہ پر خرچ کیا ہے یا میں نے اسے اپنے اوپر خرچ کیا ہے؟ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس بات کو چھوڑ دو۔ مجھے وہ بات بتاؤ جو تم نے اپنے دل میں کہی ہے، اس کو تمہارے کانوں نے بھی نہیں سنا۔ اس پر اس بوڑھے نے کہا۔ یارسول اللہ! قسم اللہ تعالیٰ کی جو ہمیں بڑھاتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں ایک ایسی چیز کہی ہے جسے میرے کانوں نے نہیں سنا۔

اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہو میں سنتا ہوں۔ اس پر اس شخص نے کہا تو سنئے:۔

تیرے پیدا ہونے سے لے کر میں تیری کفالت کرتا رہا اور تیرے جوان ہونے تک میں نے تجھ پر احسانات کئے۔ جو کچھ میں تجھ پر نچھاور کرتا تھا اسی سے تو کھاتا بھی تھا اور پیتا بھی تھا۔

اب تو اس شفقت پر جو میں تجھ پر کرتا رہا اور اس پرورش کو جو میں تیری کرتا رہا ہوں اس کو بھول رہا ہے۔

جب کبھی تو رات کو بیمار پڑ جاتا تو میں تیری بیماری کی وجہ سے رات بھر سو نہیں سکتا تھا اور غمزدہ حالت میں جاگتے ہوئے صبح کرتا تھا۔ گویا میں تیری ناتوانی کی وجہ سے اس قدر کمزور و ناتواں ہو گیا کہ میری آنکھیں ہر وقت آنسو بہاتی رہیں۔

میری جان کو تیری موت کو ڈر لگا رہتا تھا حالانکہ اسے معلوم ہے کہ موت کا وقت مقرر ہے۔

پس جب تو اس عمر اور انتہا کو پہنچا جس سے کوئی امید وابستہ کی جا سکتی ہے۔ میں تجھ سے کیا کیا امیدیں لگا بیٹھا تھا۔ جب کہ تو نے بدلہ مجھے سنگدلی سے دیا اور تندخوئی سے دیا گویا کہ تو ہی مجھ سے انعام و اکرام کرنے والا تھا۔

پس اے کاش! جب کہ تو اپنے باپ کا حق پدری ادا نہیں کر سکتا تھا تو اتنا ہی کر لیتا جتنا ایک ہمسایہ ایک ہمسایہ سے سلوک کرتا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کے بیٹے کو گریبان سے پکڑا اور کہا جا تو اور جو کچھ تیرا ہے وہ تیرے باپ کا ہے۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد لحافظ نورالدین ابی بکر الھیثمی۔ باب فی مال الولد۔ المجلد الرابع صفحہ 155۔ دارالکتاب العربی۔ بیروت)

انسان اگر لوگوں کے حالات پر غور کرنا چاہے تو اسے اپنے سے ادنیٰ لوگوں کے حالات پر غور کرنا چاہئے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی بہت ہی پیاری نصیحت ہے، حقیقت میں اگر انسان دیکھے تو اس سے ادنیٰ بہت سے لوگ ہیں جو بہت سی چیزوں سے محروم ہیں بعضوں کی ٹانگیں نہیں ہیں بعضوں کو اور کمزوریاں لاحق ہیں۔ بعضوں کی آنکھیں نہیں، بعضوں کے کان نہیں تو اگر غور کرے تو ہر چیز پر اس کے دل میں شکر پیدا ہوگا۔ فرماتے ہیں کمزوروں کے حالات پر نظر کرنے سے خدا کا شکر پیدا ہوتا ہے۔ لنگڑوں، لولوں، اندھوں اور بہروں وغیرہ کو انسان دیکھے اور ان کی معذوری اور محتاجی کی حالت پر غور کرے تو اس سے اس کی طبیعت بکثرت شکر کی طرف مائل ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: **'جو تم میں سے کم درجہ والا یا کم وسائل والا ہے اس کی طرف دیکھو اور اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر اور اچھی حالت میں ہے، یہ بھی شکر کا ایک انداز ہے۔ اگر**

انسان نچلے کی طرف دیکھنے کی بجائے اوپر والے کی طرف نگاہ کرے تو اس سے حسد پیدا ہوتا ہے اور اگر نچلے والے کو دیکھے تو اس سے شکر پیدا ہوتا ہے۔ یہ (طریق اختیار کرنا) تمہیں اس لائق بنادے گا کہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کی ناقدری نہیں کروگے۔"

(مسلم کتاب الزھد)

بخاری کی کتاب میں یہ الفاظ بھی درج ہیں کہ جب تم میں سے کوئی اس کی طرف دیکھے جسے اس پر مال میں اور شکل وصورت میں فضیلت عطا کی گئی ہے تو اسے چاہئے کہ اس کی طرف دیکھے جس کو یہ فضیلت عطا نہیں ہوئی۔ (بخاری کتاب الرقاق)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ دو خصائل ایسے ہیں کہ جس شخص میں ہوں خداتعالیٰ اس کو صابر اور شاکر لوگوں میں لکھ لیتا ہے۔ یہ دو خصائل نہ ہوں تو اللہ اس کو صابر اور شاکر لوگوں میں نہیں لکھتا۔ اور وہ خصائل یہ ہیں:

جو شخص اپنے دین میں اپنے سے اعلیٰ مقام کے حامل شخص کو دیکھتا ہے اور اس کی اقتداء کی کوشش کرتا ہے اور اپنے دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر شخص کو دیکھتا ہے اور اس بات پر اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے فضیلت عطا فرمائی ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شکرگزار بندوں میں شمار فرمالیتا ہے۔ (ترمذی کتاب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول اللہ ﷺ)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا بھی عجیب معاملہ ہے۔ اس کا ہر کام نیکی ہے اور یہ سوائے مومن کے کسی اور کے لئے نہیں ہے۔ اگر اسے آسائش پہنچے تو وہ شکر کرتا ہے تو یہ اس کی نیکی ہو جاتی ہے اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کی نیکی شمار ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الزھد باب المومن امرہ کلہ خیر)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ جس کا بچہ وفات پاجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ کیا تو نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں یا اللہ! تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے کیا تم نے اس کے دل کا ٹکڑا چھین لیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہاں یا اللہ (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کو علم نہیں سب کچھ ہو گیا ہے۔ یہ محض ایک بیان کا اظہار ہے۔) اس پر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ مجھے بتاؤ میرے بندوں نے اس پر کیا کہا؟ فرشتے بتاتے ہیں کہ اس نے تیری حمد بیان کی اور انا للّٰہ (۔) پڑھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بناؤ اور اس کو بیت الحمد کا نام دو۔ (ترمذی۔ کتاب الجنائز)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیان کرتے ہیں:

حقوق وفرائض کا ہر وقت نگاہ رکھنا مومن کے لئے مستحب کام ہے۔ مصائب میں اللہ پر بھروسہ ہو کہ ان مصائب کی کچھ حقیقت نہ سمجھے اس کی تہ کے اندر جو حکمتیں ہیں اور فضل ہیں ان تک اناللہ کے ذریعے پہنچے۔ ایک دفعہ میں جوانی میں الحمد پڑھنے لگا۔ تو اچانک مجھے خیال آیا کہ مجھے تو ایک بہت گہرا صدمہ پہنچا ہے اور کچھ عرصہ کے لئے میری زبان رک گئی اور میں الحمد نہ پڑھ سکا اور جو نمازی تھے پیچھے وہ بھی حیرت سے دیکھتے رہے کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں اچانک رک گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے وہ نماز جاری رکھی اور کچھ عرصہ رکنے کے بعد پھر خیال آیا کہ جو کچھ میرا بچہ گیا ہے ہاتھ سے یہ تو اللہ ہی کا تھا، اسی کی عطا سے سب کچھ ہے۔ تو پھر میرے منہ سے بڑے زور سے نکلا اناللہ (۔) اور ساتھ ہی بڑے زور کے ساتھ حمد جاری ہوئی اور الحمدللہ (۔) میں نے کہنا شروع کردیا۔ (حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 129)

اب اس مختصر خطبے کے بعد میں شکر نعمت کے طور پر اپنی والدہ مرحومہ کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ غریبوں کی بہت ہمدرد تھیں اور بہت مہربان وجود تھیں ہمیشہ انہوں نے مجھے بھی غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی تربیت دی۔ ان کی اس نیکی کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی خاطر میں آج ایک اعلان کرنے والا ہوں۔ پہلے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کو بھینسیں رکھنے کا بہت شوق تھا اور بھینسیں رکھتی تھیں تو خود ہی ان کا دودھ بھی دھویا کرتی تھیں اس میں سے مکھن نکالتی تھیں اور بہت سے **غریب آدمی باہر آتے تھے اور وہ توقع رکھتے تھے ان کو بھی لسی مل جائے تو اس لسی کے ساتھ مکھن کی ایک ڈلی بھی ساتھ رکھ دیا کرتی تھیں اور اس طرح سے آپ نے مجھے سمجھایا کہ اس طرح غریبوں کی ہمدردی کرنی چاہئے۔** غریب بچیوں کے جہیز کا انتظام کیا کرتی تھیں اور بہت سی ایسی بچیاں تھیں یا دوسری غریب جن کے جہیز کا آپ نے ہمیشہ انتظام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزا دے۔

اب ان کی یاد میں ان کے احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے، احسان کا بدلہ تو نہیں اتارا جا سکتا مگر ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر، میں **یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی بیٹیاں بیاہنے والے ہیں اور غربت کی وجہ سے ان کو کچھ دے نہیں سکتے، کچھ تھوڑے بہت کپڑے، کچھ سنگھار کی چیزیں یہ تو لازمی ہیں ورنہ وہ اپنے سسرال میں جا کر بہت شرمندہ ہوتی ہیں۔ مجھ سے کئی بچیوں نے بیچاریوں نے یہ خط لکھ کے اپنے درد کا اظہار کیا ہے کہ ہمارے پاس کچھ زیادہ چیزیں نہیں تھیں معمولی کپڑے تھے نتیجہ یہ نکلا کہ سسرال پہنچے تو طعنے ملنے**

شفقت پدری

کیا بھلے وقتوں کی قدسی یہ روایت تھی بھلی
ڈالتا ہے کون اب لسی میں مکھن کی ڈلی
بارشوں نے دھو دیئے کتنے پہاڑوں کے بدن
چند بوندوں کو ترستی ہے محبت کی کلی
ساری دنیا کے ہیں غم لیکن پڑوسی کا نہیں
ہو گئی اس دور میں جیسے کہ دنیا باؤلی
بیٹھے بیٹھے دھوپ جیسے بال سارے ہو گئے
سردیوں کی چاندنی میں نوجوانی ہے ڈھلی
آجکل سب سے موثر زہر ہے زہر جہیز
کس قدر سونی غریبوں کے گھروں کی ہے گلی
شفقت پدری سے بڑھ کر چہرہ افلاس پر
کس نے خوشبو میں ملا کر مسکراہٹ ہے ملی

عبدالکریم قدسی

شروع ہوگئے اور بہت سے طعنے ملتے ہیں۔ یہ تو ظلم کرتے ہیں جو طعنے دیتے ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کی سنت تو یہ تھی کہ دو کپڑوں میں اپنی بیٹی کو رخصت کیا ہے اور کوئی جہیز وغیرہ نہیں تھا۔ مگر اب رواج پڑ گیا ہے اس لئے دیکھا دیکھی کچھ نہ کچھ ضرور کرنا پڑتا ہے۔

اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جن کی بیٹیاں بیاہنے والی ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت ہے حسب توفیق میں اپنی طرف سے بھی کچھ ان کو پیش کرتا ہوں۔ وہ بے تکلفی سے مجھے

مسلسل صفحہ 8 پر

مورخہ 24 اپریل 2003ء کو قومی اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے تراشے

جنگ لاہور

جمعرات 21 صفر المظفر 1424ھ 24 اپریل 2003

مرزا طاہر لندن میں سپرد خاک مرزا مسرور احمد
قادیانی جماعت کے پانچویں سربراہ بن گئے

لندن (نمائندہ جنگ) قادیانی جماعت نے مرزا مسرور احمد کو اپنا پانچواں سربراہ منتخب کر لیا ہے۔ وہ مرزا طاہر احمد کی جگہ لیں گے مرزا مسرور احمد قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد کے پڑپوتے ہیں وہ قادیانی جماعت کے صدر ہیں ان کو منگل کی رات برطانیہ میں قادیانی مرکز میں تین گھنٹے کے اجلاس کے دوران مجلس انتخاب نے سربراہ منتخب کیا این این آئی کے مطابق قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کو لندن میں دفن کر دیا گیا ہے۔

قادیانی جماعت کے نئے سربراہ مرزا مسرور احمد

نوائے وقت

جمعرات 21 صفر 1424ھ 24 اپریل 2003ء

مرزا مسرور جماعت احمدیہ کے سربراہ منتخب، مرزا طاہر کو دفن کر دیا گیا

بیت الفضل لندن میں انتخابی کمیٹی نے منتخب کیا۔ بیعت کے بعد مرزا طاہر کی آخری رسوم ادا کی گئیں

قادیانی جماعت کے پانچویں سربراہ مرزا مسرور مرزا غلام احمد کے پڑپوتے ہیں پاکستانی شہریت رکھتے ہیں

لاہور / چناب نگر (سٹاف رپورٹر + نامہ نگار + پ ر) مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ کے سربراہ منتخب ہوگئے ہیں۔ ان کا انتخاب گذشتہ رات لندن کے بیت الفضل میں انتخاب کمیٹی نے کیا۔ مرزا مسرور احمد پاکستانی شہریت رکھتے ہیں اور وہ احمدیوں کے مرکز چناب نگر میں رہتے ہیں۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے انتقال کے فوراً بعد وہ اپنے بعض ساتھیوں کے ہمراہ چارٹرڈ طیارے پر لندن چلے گئے۔ قادیانی جماعت کی مجلس انتخاب کے اراکین کی تعداد تین سو ہے۔ جنہیں مرزا طاہر احمد نے نامزد کیا تھا۔ یہ مجلس انتخاب وسیع اختیارات کی مالک ہے۔ مرزا مسرور احمد 15 ستمبر 1950ء کو پیدا ہوئے ان کے والد کا نام مرزا منصور احمد تھا جو کہ بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد کے پوتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ کی ٹوپی کے ساتھ تصویر

DAWN

Lahore, Thursday, April 24, 2003

Mirza Masroor elected Imam of Ahmdiya Jamaat

By Our Reporter

LAHORE, April 23: Mirza Masroor Ahmed was elected the fifth Imam of the Jamaat-i-Ahmdiya in London on Tuesday night, says a message received here on Wednesday.

Born on Sept 15, 1950, Mirza Masroor Ahmed is the son of Mirza Mansoor, the grandson of Jamaat founder Mirza Ghulam Ahmed.

He is a master's in agriculture economics from the University of Agriculture, Faisalabad.

He has also served as Nazir-i-Taleem at the Anjuman Ahmadia head office and was Nazir-i-Aala and local Amir before his election as head of the Jamaat.

INTERNATIONAL THE NEWS

The News International, Thursday, April 24, 2003

Mirza Masroor new imam of Jamaat-i-Ahmadia

RABWA: Mirza Masroor Ahmad was elected new imam of Jamaat-i-Ahmadia on Wednesday in London. He is the fifth imam of Jamaat-i-Ahmadia. Mirza Masroor was

born on September 15 1950. His father Mirza Mansoor Ahmad was the grandson of Mirza Ghulam Ahmad. He did MSc in Agriculture Economics from Agriculture University Faisalabad. —PR

خبریں

KHABRAIN

مرزا غلام احمد کا پڑپوتا مرزا مسرور جماعت احمدیہ کا پانچواں امام منتخب

انتخاب لندن میں ہوا منگل کی رات پونے چار بجے عطاء المجیب راشدی نے ٹی وی پر نئے امام کا اعلان کیا

مرزا مسرور نے زرعی یونیورسٹی سے ایم ایس سی کیا، 1950ء میں پیدا ہوئے، قادیانیوں نے ٹی وی پر ہی بیعت کی

چناب نگر (نمائندہ خبریں، این این آئی) قادیانی تحریک کے بانی مرزا غلام احمد کے پڑپوتے مرزا مسرور احمد کو جماعت احمدیہ کا نیا امام منتخب کر لیا گیا۔ وہ جماعت احمدیہ کے پانچویں امام ہوں گے۔ احمدیہ جماعت کے ایک پریس ریلیز کے مطابق بیت الفضل لندن میں ہونے والے انتخاب کے موقع پر باہر قادیانی اپنے نئے امام کا چہرہ دیکھنے کیلئے کئی گھنٹے کھڑے رہے اور اسی طرح دنیا بھر میں موجود قادیانیوں نے یہ وقت جماعت احمدیہ کے ٹی وی چینل ایم ٹی اے کے سامنے گزارا۔ پاکستانی وقت کے مطابق رات تین بجکر چالیس منٹ پر سیکرٹری انتخاب کمیٹی عطاء المجیب راشدی نے نئے امام کے نام کا اعلان کیا جس کے بعد وہاں موجود لوگوں نے مرزا مسرور احمد کی بیعت کی جبکہ دنیا بھر میں ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہوئے قادیانیوں نے مرزا مسرور احمد کے ساتھ ساتھ حلف کے الفاظ دہرا کر پیروی کا حلف لیا۔ پریس ریلیز کے مطابق مرزا مسرور احمد 15 ستمبر 1950ء کو پیدا ہوئے۔ وہ مرزا منصور احمد کے فرزند ہیں جو کہ بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد کے پوتے تھے۔ مرزا مسرور احمد نے فیصل آباد زرعی یونیورسٹی سے ایگریکلچر اکنامکس میں ایم ایس سی کی۔ دریں اثنا مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما مولانا اللہ یار ارشد نے پریس کانفرنس میں کہا کہ مرزا طاہر احمد نے مرزا مسرور کو اپنا نائب مقرر کرتے وقت کہا تھا کہ پاکستان کا آئین ختم ہو جائے گا آئین ختم نہ ہوا تو ملک ٹوٹ جائے گا۔ مرزا طاہر نے قاضی حسین احمد، مولانا شاہ احمد نورانی، جسٹس رفیق تارڑ، فاروق لغاری اور مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری پر سخت تنقید کی تھی۔ قادیانیوں نے سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی پر خوشیاں منائی اور چراغاں کیا تھا۔

روزنامہ ایکسپریس

روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد۔ جمعرات 24 اپریل 2003ء

مرزا مسرور احمد قادیانی جماعت کے 5ویں سربراہ منتخب ہوگئے

ربوہ (پ ر) مرزا مسرور احمد قادیانی جماعت کے پانچویں سربراہ کی حیثیت سے منتخب ہوئے ہیں۔ یہ انتخاب بیت الفضل لندن میں ہوا۔ مرزا مسرور احمد 15 ستمبر 1950ء کو پیدا ہوئے ان کے والد کا نام مرزا منصور احمد تھا جو قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد کے پوتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ کی ٹوپی کے ساتھ تصویر

Daily DIN

روزنامہ دن لاہور (6) جمعرات 24 اپریل 2003ء

مرزا طاہر لندن میں دفن، مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ کے نئے سربراہ منتخب:

مرزا مسرور احمد مرزا غلام احمد کے پڑپوتے ہیں عمر تقریباً 53 سال اور جماعت احمدیہ پاکستان کے امیر تھے

چناب نگر (نامہ نگار) جماعت احمدیہ نے منتخب ہونے والے مرزا مسرور احمد کو اپنا نیا سربراہ منتخب کر لیا ہے۔ ان کا یہ انتخاب لندن کی بیت الفضل میں گزشتہ رات عمل میں آیا۔ مرزا مسرور احمد، جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد کے پڑپوتے ہیں۔ اس سے پہلے وہ پاکستانی جماعت احمدیہ کے امیر جماعت تھے ان کی عمر تقریباً 53 سال ہے نئے سربراہ نے گزشتہ روز لندن ٹائم کے مطابق دن 2-0 بجے مرزا طاہر احمد کی آخری رسوم ادا کی گئی۔ بعد ازاں مختلف ممالک سے آئے ہوئے لاکھوں سوگواروں کی موجودگی میں مرزا طاہر احمد کے جسد خاکی کو لندن کے شہر "ٹلفورڈ" کے علاقہ اسلام آباد میں دفن کر دیا گیا۔

روزنامہ پاکستان

روزنامہ "پاکستان" لاہور (7) 24 اپریل 2003

مرزا طاہر احمد سپرد خاک، مرزا مسرور احمد قادیانی جماعت کے نئے سربراہ مقرر

چناب نگر (نمائندہ پاکستان) مرزا مسرور احمد قادیانی جماعت کے نئے سربراہ منتخب ہوگئے۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے وہ پانچویں امام ہوگئے۔ ان کا انتخاب انتخابی کمیٹی کے اجلاس میں ہوا۔ منتخب ہونے والے قادیانی جماعت کے نئے سربراہ مرزا غلام احمد کے پڑپوتے ہیں۔ قبل ازیں وہ پاکستان میں قادیانی جماعت کے امیر تھے۔ مرزا مسرور احمد نے گزشتہ روز لندن میں مرزا طاہر احمد کی آخری رسومات ادا کیں۔ بعد ازاں مرزا طاہر کو لندن کے شہر ٹلفورڈ کے علاقہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

لکھیں ان کا مناسب گزارہ ہو جائے گا اور جہیز کی رسم کسی حد تک پوری ہو جائے گی۔ اگر میرے اندراتنی توفیق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ کی جماعت غریب نہیں ہے بہت روپیہ ہے جماعت کے پاس۔ تو انشاء اللہ جماعت کے کسی فنڈ سے ان کی امداد کر دی جائے گی مگر ان کو توفیق مل جائے گی کہ ان کی بیٹیاں خیر و خوبی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے اور جس حد تک مجھ میں توفیق ہے میں انشاء اللہ ضرور ان کی مدد کروں گا اور اللہ ان کو آسانی کے ساتھ رخصت کرے۔ (الفضل انٹرنیشنل 28 مارچ 2003ء)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	29۔اپریل	زوال آفتاب	12-06
منگل	29۔اپریل	غروب آفتاب	6-49
بدھ	30۔اپریل	طلوع فجر	3-53
بدھ	30۔اپریل	طلوع آفتاب	5-22

مذاکرات کی کامیابی ملک کیلئے بہتر ہے

وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ حکومت اور حزب اختلاف کے مابین مذاکرات کی کامیابی ملک اور پارلیمنٹ دونوں کے مفاد میں ہے۔ حکومت نے اپوزیشن کو جس طرح صبر تحمل اور ٹھنڈے مزاج کے ساتھ 4 5 ماہ برداشت کیا ہے آئندہ بھی ایسا کریں گے۔

معائنہ کاروں کی آمد ہمارے حق میں ہے

وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کیمیائی ہتھیاروں کے معائنہ کاروں کے رویے کو پاکستان کے حق میں قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان بغیر کسی پیشگی شرط کے بھارت کے ساتھ مذاکرات کرنے کو تیار ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ مذاکرات جلد سے جلد ہوں۔ بھارت اگر کنٹرول لائن پر اقوام متحدہ کے مبصرین کی تعداد میں اضافہ سے الرجک ہے تو سلامتی کونسل کے مستقل ارکان کی نگرانی قبول کرے۔

سارس پر تحقیق طبی ماہرین اور تحقیقاتی ادارے مہلک بیماری سارس سے چکرا کر رہ گئے ہیں۔ انتہائی خطرناک وائرس کرونا جسے سارس کا نام دیا گیا ہے سے بچاؤ کیلئے ابھی تک کوئی ویکسین تیار نہیں ہو سکی۔ اور نہ ہی کوئی علاج دریافت ہوا ہے۔ صرف علامات کے ذریعے مریض اور مرض کا پتا چلایا جاسکتا ہے۔

ادویات کی سپلائی

کرنے والے میڈیکل ریپس افیلڈ ورکرز اکمیشن ایجنٹس جو پاکستان کے کسی بھی علاقے میں ہومیو پیتھک، یونانی یا ایلو پیتھک ادویات سپلائی کرتے ہوں وہ معقول معاوضہ پر جزوی (پارٹ ٹائم) یا کل وقتی کام کیلئے رابطہ فرمائیں۔

فون 214576-213156

تحفہ روم ...

زنگ سے پاک جستی چادر اور جالی سے تیار شدہ نیز ہر قسم کے کولروں کی حسین بناوٹیں۔

فون 213765

گیٹ نمبر 5 اقصیٰ چوک ربوہ

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے نفیس زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 0432-594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کانھیاں والا۔ سیالکوٹ

Child Relax چائلڈ ریلیکس RH-21

شیر خوار بچوں کے دانت نکالنے کی تکلیف

شیر خوار بچوں میں دانت نکالنے کا زمانہ ماں کیلئے ایک کٹھن وقت ہوتا ہے۔ عام طور پر اسی زمانے میں بچوں کو دست و اسہال چڑچڑاہٹ اور بھوک کی کمی نظام ہضم کی خرابی کی شکایات ہو جاتی ہیں RH-21 ڈراپس ان تمام عوامل کی اصلاح کرتی ہے اور تکلیف دور ہو کر بچے اور ماں کیلئے خوشگوار ہو جاتا ہے۔ نیز بچوں کی بہتر صحت اور نشوونما کیلئے انتہائی مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

رحمان ہومیو فارمیسی

RHP ڈاکٹر بانو روڈ کوئٹہ (پاکستان)

Inquiries & free information:

081-822470, Email:rhp1947@hotmail.com

فخر الیکٹرونکس

ڈیلر: ریفریجریٹر۔ ائر کنڈیشنر۔ ڈیزرٹ کولر۔ کوکنگ رینج گیزر۔ ہیٹر۔ واشنگ مشین۔ مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر

1۔لنک میکلوڈ روڈ جود ھامل بلڈنگ لاہور فون 7223347-7239347-7354873

چوہدری اکبر علی موبائل 0300-9488447

پروپرائٹر

عمر اسٹیٹ ایجنسی

جائیداد کی خرید و فروخت کا باعتماد ادارہ

9۔بنو بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون 5418406-7448406

زرگل ہیئر آئل

سکری اور گرتے بالوں کیلئے

تیار کردہ ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:04524-212434 Fax:213966

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال

زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان

اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے

وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار

86۔علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

گوندل ٹیوٹا اینڈ ویگن مرکز

نئی کاریں۔ لوڈر گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں

گولبازار ربوہ۔ فون نمبر 212758

خان نیم پلیٹس

سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ

ویکیوم فارمنگ، بلسٹر پیکجنگ، فوٹو ID کارڈز

ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862

ای میل: knp_pk@yahoo.com

AL-FAZAL JEWELLERS

YADGAR CHOWK RABWAH

PH: 04524-213649

NASEEM JEWELLERS

22k/23k Jewellery Suppliers

Tel : 0092-4524-212837Shop

Tel:0092-4524-214321-Res

Aqsa Road,Rabwah

Email:wastah00@hotmail.com

DASCO BEST QUALITY PARTS

داؤد آٹو سپلائی

ڈیلر ہائی لکس۔ ہائی ایس۔ سوزوکی۔ مزدا ڈاٹسن۔ پاکستانی معیاری پارٹس

M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ۔ لاہور

پروپرائٹرز: داؤد احمد۔ محمد عباس۔ محمود احمد۔ ناصر احمد

طالب دعا: شیخ محمد الیاس فون: 7725205

زبردست معیار تعلیم کے خواہاں والدین کے لئے کیڈٹ ساز اقامتی ادارہ۔ کمپیوٹر لیب فری

نیو ملینیئم اسکالرز

چونڈہ (سیالکوٹ)

مکمل انگلش، اردو میڈیم، ہوسٹل کی سہولت کے ساتھ

فون آفس: 04364-210813

البشیر۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

پیج جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

چوکی شورو فون 04524-214510 ربوہ 04942-423173

جرمنی سیل بند پوٹنسی سے تیار کردہ

SHP کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹنسی

SP-20ML	GS-10ML	SP-10ML	پوٹنسی رعایتی قیمت
12/-	10/-	8/-	30/200/1000
18/-	15/-	12/-	10M/50M/CM

سپیشل سائیلوشن (ہومیو ادویات کیلئے آبِ حیات)

450ML	220ML	120ML	60ML	رعایتی قیمت
50/-	30/-	20/-	15/-	

اس کے علاوہ 80 اور 117۔ادویات کے خوبصورت بریف کیس، آسان علاج بیگ، جرمنی سیل بند پوٹنسی، مدر ٹنکچرز، مرکبات، کتابیں، گولیاں و دیگر سامان رعایتی قیمت کے ساتھ۔

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29